OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.9 Issue 10 December 2021

پاکستان میں ماحولیاتی بحران پر قابو پانے کے لیے حکمت عملی اور نئے قوانین کی تجاویز

SUGGESTIONS FOR STRATEGIES AND NEW LEGISTLATION TO OVERCOME THE ENVIRONMENTAL CRISES IN PAKISTAN

Hafiza Sadia Jawaid
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punja, Lahore.

Dr. Ihsan ur Rehman Ghauri
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punja, Lahore.

Abstract: Pakistan is currently facing a severe environmental crisis. And to avoid the most devastating effects of this crisis and to tackle climate change, there is a limited time to take action. In this case, the global action against climate change is significant. From taxes to the environment, our rules and regulations are subject to government policies.These regulations have a profound effect on the public, we cannot reach "zero carbon" unless we correct these rules, and we are far from it. One problem is that when these rules were made. Climate change and its effects were not taken into account, regulators focused on other environmental issues, while today we are trying to reduce carbon emissions through these regulations. In such an endeavor, many important aspects remain incomplete and carbon sequestration is not possible. This study proposes new environment related laws ,policies and their implementions in Pakistan. Pakistan has a wide range of laws related to environment but the practice shows there is some problem which hinders to achieve the desired targets.This study mainly includes how to prioritize the environment in foreign policy and national security. At the end there are concluding remarks concerning the environmental laws and policies with some new suggestions and recommendations.

Key words: Climate change, Environmental crises, Envronmental Laws & Polices.

پاکستان کو اس وقت شدید ماحولیاتی بحران کا سامنا ہے۔ اور اس بحران کے انتہائی تباہ کن اثرات سے بچنے اور ماحولیاتی تبدیلی پر قابو پانے کے لیے اقدامات اٹھانے کا محدود وقت ہے۔ اس معاملے میں اندرون ملک کیے جانے والے اقدام کو ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف عالمگیر اقدام معنی خیز ہیں۔ ٹیکس سے لے کر ماحولیات تک ہمارے قاعدے اور قوانین حکومت کی پالیسیوں کے تابع ہیں اور یہ ریگولیشنز عوام پر بھر پور اثر انداز ہوتے ہیں، ہم "صفر کاربن" تک نہیں پہنچ سکتے جب تک یہ قواعد درست نہ کر لیں، اور ہم اس سے بہت دور ہیں۔ ایک مسئلہ یہ ہے کہ جب یہ قاعدے قوانین بنائے گئے تھے، موسمی تبدیلیاں اور ان کے اثرات پیش نظر نہ تھے، ضابطے بنانے والوں کی نظر دیگر ماحولیاتی مسائل پر تھی، جب کہ آج ہم ان قواعد کے ذریعے کاربن اخراج کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو ظاہر ہے ایک ناکام کوشش ہے۔ اس طرح کی کوشش میں بہت سے ضروری پہلو نامکمل رہ جاتے ہیں اور کاربن کا سدباب ممکن نہیں ہو پاتا۔

ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہر نئی حکومت نئی ماحولیاتی ترجیحات کے ساتھ وارد ہوتی ہیں اور بہت سے چلتے ہوئے منصوبے رک جاتے ہیں جن کی جگہ نئے منصوبے شروع ہو جاتے ہیں۔ لہذا ملک کی موجودہ ماحولیاتی پالیسیاں کاربن اخراج کے معاملے میں بے کار ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کو بدلا نہیں جا سکتا انہیں بہتر نہیں بنایا جا سکتا۔ مگر یہ مشکل ضرور ہو گا کیونکہ نئی پالیسی تشکیل کے کئی مراحل سے گزرتی ہے، اسے رائے عامہ کی منظوری بھی درکار ہوتی ہے، عدالتی عمل سے گزرنا ہوتا ہے، قانونی چیلنج کا جواب دینا ہوتا ہے، ان سب مراحل کے بعد ہی یہ پالیسی قابل عمل قرار پاتی ہیں۔

پاکستان کو درپیش ماحولیاتی چیلنجز

- ماہرین کے مطابق پاکستان کو تین اہم ماحولیاتی چیلنجز کا سامنا ہے۔
- درجہ حرارت میں اضافہ
- پانی کی کمی
- فضائی آلودگی

وزارت ماحولیاتی تبدیلی کے ملک امین اسلم کا کہنا تھا کہ پاکستان ایسے اقدامات کر رہا ہے جو تحفظ ماحول کے لیے ضروری ہیں۔ پاکستان میں قومی خزانے سے 120 ملین ڈالر کی لاگت کے ساتھ 'بلین ٹری سونامی' منصوبے کے تحت ایک ارب درخت لگائے گئے۔ اب پاکستان تحریک انصاف ملک بھر میں مزید دس ارب درخت لگانے کا اعلان کیا ہے۔

پانی کے بحران کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے (یو این ڈی پی) نے خبردار کیا ہے کہ 2025ء تک پاکستان میں پانی کی قلت ایک بحران کی شکل اختیار کر لے گی۔ لہذا حکومت پاکستان پانی کے بحران سے نمٹنے کے لیے "ریچارج پاکستان" کے نام سے ایک پراجیکٹ متعارف کراوئے گی جس کے ذریعے سیلاب کے پانی کو ملک کی مختلف جھیلوں میں محفوظ کیا جائے گا۔ پاکستان میں پانی کی قلت سے زیادہ 'واٹر مینجمنٹ' کا مسئلہ ہے کیونکہ پاکستان میں سیلاب کا صرف 9 فیصد پانی محفوظ کیا جاتا ہے۔ دیگر متاثرہ ممالک کی طرح پاکستان میں بھی موسمیاتی تبدیلیوں کے نئے نئے عنصر نمودار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ مون سون بارشوں کے سلسلے میں تبدیلی، وزرات ماحولیاتی تبدیلی تمام چیلنجز سے نمٹنے کے لیے پرعزم ہے۔

وفاقی حکومت تمام صوبوں کی مشاورت اور رضامندی کے بعد 'ریچارج پاکستان' اور 'کلین گرین پاکستان' جیسے منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزرات ماحولیاتی تبدیلی ان منصوبوں کی فنڈنگ کا انتظام کر رہی ہے تاکہ صوبائی حکومتیں نچلی سطح پر لوکل گورنمنٹ یہ تمام کام موثر طریقے سے کرواسکیں۔ [1]

ماحولیات پر موجودہ قوانین کا مختصر جائزہ

پاکستان میں ماحولیاتی مسائل پر آگہی اور شعور کا احساس 1980ء کی دہائی اوائل میں ہونا شروع ہوا تھا اور 1983ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کا نفاذ ہوا اس کے ساتھ ساتھ غیر حکومتی میدان میں بھی کوئی بڑی پیش رفت نہیں ہو رہی تھی۔ تاہم آہستہ آہستہ دھند چھٹنی شروع ہوئی اور 1980ء کی دہائی کے اختتام تک حکومتی اور غیر حکومتی سطحوں پر نئے تصورات اور نئے عمل کی طرف پیش قدمی کا سلسلہ تیز ہوا۔ 1990ء کی دہائی کے نصف اول میں اس عمل کی وسیع پیمانے پر آبیاری ہوئی۔ غیر حکومتی تنظیموں (NGOs) کی کارکردگی میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا۔ جون 1992ء میں ریو میں منعقد ہونے والی عالمی ارتھ سمٹ اور اس کی مسلسل پیروی کے نتیجے میں پاکستان میں اس مسئلے کی طرف مجرمانہ حد تک غفلت کا رجحان بہت کم ہو گیا۔ خصوصاً این جی اوز کی کارکردگی بہت بہتر ہوئی اور 1996ء میں ایس ڈی پی آئی کی دوسری سالانہ کانفرنس نے شعور اور عمل کی سطح پر اہم کردار ادا کیا۔

11 فروری 1997ء کو صدر فاروق خان لغاری نے 1983ء کے صدارتی آرڈیننس کی جگہ پر ماحولیاتی تحفظ کے قانون کا آرڈیننس جاری کر دیا، جس میں ملک میں ماحولیاتی آلودگی کا مقابلہ کرنے کے لیے کہیں زیادہ وسیع قانونی بنیاد

فراہم کی گئی ہے اور جو ماحول کے تحفظ، بحالی اور بہتری کے ساتھ ساتھ ملک میں قومی پلاننگ کے عمل میں پائیدار ترقی کے فروغ کی طرف اگلا قدم ہے۔

ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997ء کا نفاذ پاکستان کی قانونی تاریخ میں عوامی مشاورت کے سلسلہ عمل کا انتہائی موثر اظہار ہے۔ حکومت کی طرف سے اس کا پہلا مسودہ آئی یو سی این پاکستان کے قانونی پینل نے 1993ء میں تیار کیا تھا۔ اس کے بعد وزارت ماحول اور پاکستان ماحولیاتی تحفظ کونسل (پی ای پی سی) نے پارلیمانی اراکین، صوبائی حکومتوں، نجی شعبے کے نمائندوں، صحافیوں، بار کونسلوں، غیر حکومتی تنظیموں اور تعلیمی اداروں کے اشتراک سے مشاورتی سلسلہ عمل کو آگے بڑھایا۔ مسودے کی آخری شکل کو ماحولیاتی تحفظ کی کونسل اور وفاقی کابینہ نے صنعتی شعبے کے نمائندوں کی بعض سفارشات کو اس کا حصہ بناتے ہوئے منظور کر لیا اور فروری 1997ء میں اس کے آرڈیننس کا نفاذ عمل میں آگیا۔

خصوصیات

اس قانون کے اہم پہلو اور خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ یہ قانون ماحولیاتی آلودگی کے کم و بیش تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے جن میں ہوا، پانی، زمین، سمندر، شور اور موٹر گاڑیوں کے دھوئیں وغیرہ کی آلودگی شامل ہیں۔

2۔ قومی ماحولیاتی کوالٹی کے معیارات (این ای کیو ایس) جنہیں ماحولیاتی تحفظ کے وفاقی اداروں نے وضع کیا ہے خلاف ورزی ممنوع قرار دی گئی ہے۔

3۔ قومی ماحولیاتی کوالٹی کے معیارات کی مطابقت میں وفاقی حکومت آلودگی پر ٹیکس یا جرمانے عائد کرنے کی مجاز ہوگی۔

4۔ اس قانون کی رو سے ماحولیاتی اور وفاقی اداروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے ایسے احکامات جاری کر سکیں جو اس قانون کی شقوں کی خلاف ورزی کے نتیجے میں بگڑے ہوئے ماحولیاتی اثرات سے نمٹ سکیں اور ان کا قلع قمع کر سکیں۔

5۔ پائیدار ترقی کی صوبائی رقوم موزوں پراجیکٹوں کی مالی مدد کے لیے مختص کر دی گئی ہیں۔

6۔ سنگین خلاف ورزیوں سے عہدہ براہونے کے لیے مکمل اختیارات کے ساتھ ماحولیاتی عدالتیں قائم کر دی گئیں ہیں۔

7۔ انصاف سے محروم یا زیادتی کا شکار کوئی بھی شخص ماحولیاتی تحفظ کے ادارے کو تیس دن کا نوٹس دے کر ان عدالتوں میں اپنی شکایات درج کرواسکے گا۔

8۔ وفاقی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اہم بین الاقوامی ماحولیاتی معاہدوں، جن میں پاکستان بطور فریق شامل ہو، پر عمل درآمد کے لیے ضروری قوانین وضع کر سکتی ہے۔

9۔ یہ قانون توثیقی عوامی شرکت کے ذریعے، بنیادی ماحولیاتی جانچ (آئی ای ای) اور ماحولیاتی اثرات کے جائزے (ای آئی اے) کا ایک شفاف نظام متعارف کروائے گا۔

10۔ یہ قانون اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ماحولیاتی ملاحظات اور پائیدار ترقی کے مسائل اور معاملات کو قومی ترقیاتی منصوبوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔[2]

ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کے لیے نئے قوانین کی تجاویز

1۔ماحولیاتی بحران کو خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی میں مرکزی حیثیت دینا

پاکستان کو خطرناک، ممکنہ طور پر تباہ کن ماحولیاتی راہ پر جانے سے روکنے میں تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے۔ماحولیاتی بحران پر اقدامات صدی کے نصف یا اس سے پہلے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں اور مضر گیسوں سے مکمل طور پر پاک کرنے کا تقاضا ہونا چاہیے۔ماحولیاتی بحران کو اس ملک کی خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی کی منصوبہ بندی کا نمایاں حصہ بنانے بشمول پیرس معاہدے میں کیے گئے اقدامات کو آگے بڑھانا چاہیے۔ پیرس معاہدے کے تین جامع مقاصد (محفوظ عالمی حدت، ماحولیاتی لچک پذیری میں اضافہ اور گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی اور ماحولیاتی لچک پیدا کرنے کی راہ سے ہم آہنگ مالیاتی بہاؤ) پر عملدرآمد کروانا اور انہیں آگے بڑھانے میں ماحولیاتی عزم میں نمایاں اضافہ کیا جائے۔

2۔خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی میں ماحولیات کو ترجیح دینا۔

یہ یقینی بنانے کے لیے کہ ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق غور وخوض پاکستان کی خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ایسی حکمت عملی اور منصوبوں میں درج ذیل معاملات کا اندازہ شامل ہونا چاہیے: جیسا کہ

1۔ مخصوص جگہوں پر اداروں کی حکمت عملی سے متعلق ماحولیاتی اثرات۔

2۔ ایسا انفراسٹرکچر جو موجودہ تقاضوں سے ہم آہنگ ہو قائم کیا جائے۔

3۔ ہر صوبے کے ماحولیاتی ادارے ربط ماحولیاتی بحران سے نمٹنے میں جامع حکمت عملی تیار رکھے اور ماحولیاتی تبدیلی کے قومی و معاشی سلامتی پر اثرات سے متعلق ایک قومی معلوماتی تخمینہ تیار کریں گے۔[3]

3۔وزیر خزانہ ماحول سے متعلق مالیاتی خدشات کے ازالے کے لیے کام کرے۔

وزیر دفاع، وزیر تجارت کے اشتراک سے سمندروں اور ماحولیات سے متعلق قومی انتظامیہ کے منتظم، ماحولیاتی معیار سے متعلق تحفظ ماحول کے ادارے کے منتظم، نیشنل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر، سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق پالیسی کے دفتر کے ڈائریکٹر، فضائیات اور خلا سے متعلق قومی انتظامیہ کے منتظم اور دیگر متعلقہ اداروں کے سربراہوں کے ذریعے ماحولیاتی تبدیلی کے سلامتی پر اثرات کا ایک تجزیہ (ماحولیاتی خدشات سے متعلق تجزیہ) پیش کریں۔

4۔ماحولیاتی بحران کے حوالے سے کل حکومتی طریقہ کار

اگرچہ ہمارے ملک نے حال ہی میں ایک وبا کے نتیجے میں جنم لینے والے صحت عامہ اور معیشت کے شدید بحرانوں کا سامنا کیا ہے، تاہم ہمیں بدستور ماحولیاتی بحران کا سامنا ہے جس نے ہمارے لوگوں، معاشروں، صحت عامہ اور معیشت اور واضح طور پر زمین پر ہمارے زندہ رہنے کی صلاحیت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ہمیں اپنی فضا اور پانی کو آلودگی سے پاک رکھنے کے انتظامات کو مضبوط بنانا ہوگا۔ ہمیں آلودگی کے ذمہ داروں کو ان کے اقدامات پر جوابدہ بنانا ہے۔ ہمیں ملک کے ہر کونے، ہر سطح کی حکومت اور ہماری معیشت کے ہر شعبے کے ساتھ وفاقی حکومت کی پوری صلاحیت سے کام لینا ہے۔

6۔ قومی ماحولیاتی ٹاسک فورس

ایک قومی ماحولیاتی ٹاسک فورس (ٹاسک فورس) قائم کی جائے۔ ٹاسک فورس کی سربراہی قومی ماحولیاتی مشیر کریں۔ ٹاسک فورس ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کے لیے کل حکومتی طریقہ کار منظم کرنے اور اس سے کام لینے میں سہولت مہیا کرے گی۔ یہ ٹاسک فورس ماحولیاتی آلودگی میں کمی لانے کے لیے وفاقی سطح پر اہم اقدامات کی منصوبہ بندی اور ان پر عملدرآمد، ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے کے اقدامات میں مضبوطی لانے، صحت عامہ کے تحفظ، زمینوں، آبی وسائل، سمندروں اور حیاتی تنوع کی حفاظت، ماحولیاتی انصاف کی فراہمی اور اچھی تنخواہوں والی نوکریوں اور معاشی ترقی کی منصوبہ بندی اور اس پر

عملدر آمد میں سہولت مہیا کرے گی۔ ضروری اور مناسب طور پر ٹاسک فورس کے ارکان ان معاملات پر ریاستی، مقامیاور علاقائی حکومتوں، کارکنوں اور معاشرتی گروہوں اور ہماری معیشت کے مختلف شعبوں کے رہنماؤں سے رابطہ رکھیں گے۔

7۔ماحولیاتی اقدامات کی ترجیح

ماحول کی بہتری کے لیے ملکی سطح پر معیار قانون کی مطابقت سے ٹاسک فورس کے ارکان اپنی پالیسی سازی اور بجٹ کے عمل، ٹھیکے دینے اور خریداری میں ماحولیاتی تبدیلی کے اقدام کو ترجیح دیں۔اور ریاستی، مقامی، قبائلی اور علاقائی حکومتوں، کارکنوں اور معاشرتی گروہوں اور معیشت کے مختلف شعبوں کے رہنماؤں سے رابطہ رکھیں۔

8۔ماحول دوست بجلی اور گاڑیوں کی خریداری کی وفاقی حکمت عملی

ماحولیاتی معیار سے متعلق کونسل کے سربراہ، عمومی خدمات کے منتظم اور انتظامی امور و بجٹ کے دفتر کے ڈائریکٹر وزیر تجارت، وزیر توانائی اور دیگر متعلقہ محکموں کے سربراہوں کے اشتراک سے وفاقی حکومت کی پائیدار کوششوں کو مزید ترقی دے کر اچھی نوکریوں اور ماحول دوست توانائی والی صنعتوں کو فروغ دینے کے جامع منصوبے کی تیاری کریں۔

9۔کاربن کی آلودگی سے پاک بجلی کا شعبہ

وفاقی، ریاستی، مقامی حکومتوں کی ڈاک سروس کے لیے ماحول دوست اور کاربن کے اخراج سے پاک گاڑیاں۔اگر ضروری ہو تو ہر صوبہ ان مقاصد کی تکمیل کے لیے درکار کوئی بھی اضافی قانون سازی تجویز کریں۔

10۔سرکاری زمینوں اور سمندر کے پانی پر قابل تجدید توانائی

قانون کی مطابقت سے ایسے اقدامات تجویز کریں جن کی بدولت ان زمینوں اور پانیوں پر قال تجدید توانائی کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے سرکاری زمینوں اور سمندری پانیوں پر تیل اور قدرتی گیس نکالنے کے اقدامات۔

11۔رکازی ایندھن پر امدادی قیمتیں

اداروں کے سربراہ انتظامی امور اور بجٹ کے دفتر کے ڈائریکٹر اور قومی ماحولیاتی مشیر کو اپنے اپنے اداروں کی جانب سے رکازی ایندھن پر دی جانے والی کسی بھی طرح کی امدادی قیمت کے بارے میں آگاہ کریں گے اور پھر قابل اطلاق قانون کی مطابقت سے یہ یقینی بنانے کے لیے اقدامات اٹھائیں۔

12۔مالیاتی انتظام میں ماحول دوست توانائی

اداروں کے سربراہ انتظامی امور اور بجٹ کے دفتر کے ڈائریکٹر اور قومی ماحولیاتی مشیر کے لیے ماحول دوست ٹیکنالوجی اور بنیادی ڈھانچے کی ایجاد، تجارت اور استعمال میں اضافے کے لیے وفاقی مالی معاونت کے مواقع کی نشاندہی کریں گے اور پھر قابل اطلاق قانون کی مطابقت سے یہ یقینی بنانے کے اقدامات اٹھائیں کہ وفاقی مالی معاونت ماحول دوست ٹیکنالوجی اور بنیادی ڈھانچے کی ایجاد، تجارت اور استعمال میں اضافے کے لیے صرف ہو۔

13۔ پائیدار معیشت کے لیے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کے ذریعے کارکنوں کی بااختیاری

اس ملک کو ایک نئے بنیادی ڈھانچے اور ماحول دوست توانائی سے چلنے والی معیشت کی تعمیر کے لیے تعمیراتی، صنعتی، انجینئرنگ اور خاص ہنر والے شعبہ جات میں لاکھوں کارکنوں کی ضرورت ہے۔ یہ نوکریاں نوجوانوں اور پرانے کارکنوں نیز ہر پس منظر اور سماج سے تعلق رکھنے والوں کے لیے نئے پیشوں کی جانب منتقل ہونے کا موقع فراہم کریں۔ یہ نوکریاں ایسے سماجی گروہوں کے لیے مواقع لائیں جو اکثر پیچھے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔

14۔ پائیدار بنیادی ڈھانچہ

وفاقی سطح پر بنیادی ڈھانچے پر سرمایہ کاری کے نتیجے میں ماحولیاتی آلودگی میں کمی آئے گی اور وفاقی سطح پر اس حوالے سے اقدامات کی اجازت دینے کے فیصلوں میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج اور ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات مدنظر رکھے جائیں جن سے ماحول دوست انداز میں صاف توانائی کے حصول اور اس کی ترسیل کے منصوبوں پر عملدرآمد کی رفتار تیز کی جائے۔

15۔ تحفظ ماحول، زراعت اور شجرکاری کے فروغ کے ذریعے کارکنوں کو بااختیار بنانا

نئی نسل کو سرکاری زمینوں اور آبی وسائل کے تحفظ کے کام میں لگانا انتظامیہ کی پالیسی ہو۔ وفاقی حکومت ملک کے قدرتی خزانوں کی حفاظت کرنا، اس حوالے سے معلومات میں اضافہ کرنا، تفریح تک رسائی بہتر بنانا اور مزید ماحولیاتی بحران کا مقابلہ کرنے اور گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج محدود کرنے میں اہم کردار ہے۔

16۔ ملکی زمینوں اور آبی وسائل کا تحفظ

ماحولیاتی معیار سے متعلق کونسل کے سربراہ اور دیگر متعلقہ اداروں کے سربراہوں کی مشاورت سے ایسے اقدامات کی سفارش کریں جو زمینوں اور پانیوں کے تحفظ کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ریاستی، مقامی، اور علاقائی حکومتوں، زرعی اور جنگلاتی زمین کے مالکان، ماہی گیروں اور دوسرے اہم فریقین کے ساتھ مل کر اٹھائے۔

17۔ توانائی سے متعلق لوگوں میں جذبہ بیدار کر کے کارکنوں کو بااختیار بنانا

پانی اور فضا کا معیار بہتر بنانا اور ماحولیاتی تبدیلی سے بری طرح متاثرہ سماجی گروہوں بشمول دیہی آبادیوں میں خواتین اور مزدور لوگوں کے لیے اچھی تنخواہ والی نوکریوں اور مزید مواقع کی تخلیق اور اس کے ساتھ ساتھ میتھین، تیل اور کھاری پانی کے اخراج میں کمی لانا اور کان کنی سے ماحولیاتی نقصانات کے خطرے میں کمی لانا انتظامیہ کی پالیسی کا حصہ ہو۔ جب ماحول دوست معیشت کا رخ کرنا ہے تو معاشی میدان میں نیا جذبہ پیدا کرنے اور کارکنوں کے حاصل کردہ فوائد کو تحفظ دینے کے لیے وفاقی قیادت کا اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ ایسے کام میں وہ منصوبے شامل ہونے چاہئیں جو موجودہ اور متروک ڈھانچے سے زہریلے مادوں اور گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج محدود کرتے ہیں اور اسماحولیاتی نقصان کو روکتے ہیں جس سے لوگ منفی طور سے متاثر ہوتے ہیں اور صحت عامہ اور تحفظ کے لیے خطرات کھڑے ہو جاتے ہیں۔

18۔ ماحولیاتی مشاورتی کونسل

تحفظ ماحول کے ادارے میں ماحولیاتی انصاف کے لیے مشاورتی کونسل قائم کی گئی ہے جو بین الاقوامی اداروں کی کونسل اور ماحولیاتی معیار سے متعلق کونسل کو ہدایات دے۔ اس کونسل کے ارکان کا تقرر وزیر اعظم کی جانب سے عمل میں آئے جن کا انتخاب پورے سیاسی منظر نامے سے کیا جائے گا اور ان میں وہ لوگ شامل ہو سکتے ہیں جو ماحولیاتی انصاف، ماحولیاتی تبدیلی، قدرتی آفات سے نمٹنے کی تیاری کے کام کے لائق متعین کردہ ایسے کسی اور حوالے سے علم یا تجربے کے حامل ہوں۔ مشاورتی کونسل کا کردار مشاورتی ہوگا۔ تحفظ ماحول کا ادارہ قانون اور دستیاب وسائل کے مطابق مشاورتی کونسل کو مالی و انتظامی معاونت مہیا کرے۔

19۔ انصاف اقدام

ماحولیاتی معیار سے متعلق کونسل کے سربراہ، انتظامی اور بجٹ سے متعلق امور کے دفتر کے ڈائریکٹر اور قومی ماحولیاتی مشیر مشاورتی کونسل کی مشاورت سے مشترکہ طور پر یہ سفارشات شائع کریں کہ کیسے مخصوص وفاقی سرمایہ کاری کو

اس ہدف کی جانب موڑا جا سکتا ہے کہ مجموعی فوائد کے 80 فیصد سے زیادہ ایسے لوگوں کو فائدہ پہنچے جو ماحولیاتی انصاف سے محروم ہیں۔ ان سفارشات میں ماحول دوست توانائی اور توانائی کی بچت کے شعبہ جات، ماحول دوست منتقلی، قابل استطاعت اور پائیدار رہائشی منصوبے، تربیت اور افرادی قوت کی ترقی، متروک تنصیبات سے پیدا ہونے والی آلودگی میں کمی اور صاف پانی کے اہم بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر سرمایہ کاری پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔ اور اس ہدف کے لیے درکار کسی قانون سازی سے متعلق سفارشات بھی شامل ہو۔

عمومی تجاویز

- پلاسٹک اور ڈسپوزایبل کے استعمال کی حوصلہ شکنی کی جائے۔
- تمام صنعتوں میں منافع کے بجائے انسان کی ضرورت اور ماحولیات کی بہتری کے تحت پیداوار کی جائے۔
- سستی، باعزت اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ کو عام کیا جائے، نجی گاڑیوں پر بھاری ٹیکس عائد کیے جائیں، لاکھوں بیرل تیل صرف ایک اقدام سے بچایا جا سکتا ہے جس سے نہ صرف آلودگی ختم ہو گی بلکہ ٹریفک کے مسائل بھی حل ہوں گے۔
- معدنی ایندھن، درختوں کی بے جا کٹائی اور فیکٹریوں کے بے جا دھواں کو کنٹرول کیا جائے۔
- جدید ترین ٹیکنالوجی سے متبادل ذرائع کو کام میں لایا جائے۔
- جس قدر زیادہ ممکن ہو شجر کاری کی جائے۔
- فیکٹریوں اور گھروں کی گندگی پانی میں نا پھینکی جائے۔
- زہریلے دھوئیں کے اخراج پر کنٹرول کیا جائے۔
- جانوروں کے شکار پر پابندی لگائی جائے اور اس کو یقینی بنایا جائے۔

موحولیاتی تبدیلی سے مقابلے کی حکمت عملی

1۔ پہلی حکمت عملی

ماحول میں گرمی کو قید کرنے والی گرین ہاؤس گیسوں کی سطح کو کم اور مستحکم کر کے موسمی تبدیلی کے اثرات کو محدود کرنا جیسا کہ جدید ٹیکنالوجی اور قابل تجدید توانائی کا استعمال، پرانی مشینری کو موئثر بنا کر کم توانائی پر چلانا۔ فوسل فیول،

تیل، گیس اور کوئلے کے استعمال کو مرحلہ وار ختم کر کے اِس کی جگہ قابل تجدید اور کم کاربن والے توانائی کے ذرائع کا استعمال، جنگلات لگا کر کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کو کافی حد تک کم کرنا، عمارات کی مواصلیت (Conductance) کو بہتر بنانا، پلاسٹک کی عمارت سازی اور تعمیرات کو فروغ دینا۔

2۔دوسری حکمت عملی

موافقیت کا مقصد ماحولیاتی خطرات کو قومی منصوبہ بندی میں شامل کیا جائے۔ سمندر سے بچاؤ کی دیواریں یا اونچے، بلند پلیٹ فارم بناءے جا سکتے ہیں۔ بارش کے پانی سے کھیتی باڑی کرنا، استعمال شدہ پانی دوبارہ استعمال کرنے کا منصوبہ بنانا، سمندری پانی سے نمکیات ختم کر کے قابل استعمال بنانا، زرعی پانی کا ذخیرہ کرنا اور اس کو بچانا، فصلوں کی بوائی اور کٹائی کے وقت کا تعین کرنا، فصل کی اقسام اور بیج کے انتخاب میں تبدیلیاں، درخت لگا کر زمین کی حفاظت کرنا اور فصلوں کے لیے زمین تبدیل کرتے رہنا۔

ساحلی علاقوں پر طوفان سے بچنے کے لیے حفاظتی دیواروں کی تعمیر، موجودہ قدرتی رکاوٹوں کی حفاظت، شعور اُجاگر کرنا اور صلاحیت کو بڑھانا، صحت کے لیے منصوبہ بندی کرنا، ہنگامی صورت حال میں طبّی سہولیات مہیا کرنا، پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا، موسمیاتی حساس بیماریوں کو بہتر طریقے سے قابو کرنا، بہتر نکاسی آب کو یقینی بنانا۔[4]

پاکستان نے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کیلئے عالمی سطح پر بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں۔ انکی خدمات کے اعتراف کے طور پر پاکستان کو 2020ء کے لیے گرین کلائیمیٹ فنڈ (جی سی ایف) بورڈ کا شریک سربراہ بنایا گیا تھا۔ جی سی ایف کے پاس 17 ارب ڈالر کے فنڈز ہیں اور یہ ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے ایک اہم عالمی فنڈ ہے۔ ان فنڈز کے ذریعے دنیا میں ماحولیاتی تبدیلی کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں اور پاکستان ان کوششوں کی قیادت کر رہا ہے۔ چونکہ دنیا کے بڑے ممالک اس فنڈ میں تعاون کرتے ہیں اس وجہ سے ان کے مفادات بورڈ میں رکھے گئے لیکن پاکستان نے کینیڈا کے ساتھ مل کر ان فنڈز کو تیسری دنیا کے 130 سے زیادہ ممالک کے لیے تقسیم کیے ہیں۔

ماحول کے متعلق بنیادی پالیسی:

ایک اہم انتظامی چیلنج ہونے کے لیے ہم ماحول کے تحفظ میں غور وخوض کرنے، اور درست طریقے سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے کاروباری سرگرمیاں، مصنوعات، اور خدمات ماحول کو کیسے اثرانداز کرتے ہیں۔ اس چیلنج کو حل کرنے کے لیے تمام ڈویژن مناسب ماحولیاتی مقاصد کا تعین کرتے ہیں۔

ماحولیاتی قوانین کے مطابق عمل کرنے کے علاوہ، ہم نے اپنے ماحولیاتی انتظام کی کارکردگی اور تاثیر کو بہتر بنانے کے لیے خود مختار معیار مقرر کیے ہیں جن کا جائزہ باقاعدہ لیا جاتا ہے۔ ہم مسلسل مصنوعات کی ترقی کو فروغ دیں گے جن سے ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ ہم اپنے کاروباری سرگرمیوں میں انرجی کا استعمال کم کریں گے اور مسلسل انرجی کی کھپت اور گرین ہاؤس گیس اخراج میں کمی کو فروغ دینے میں بڑھاوا دیں گے۔ فضلہ کی کمی اور ری سائیکلنگ پر خاص توجہ کے ساتھ ساتھ، ہم صرف وسائل کی بچت اور ری سائیکلنگ کو فروغ دینے کے لیے جاری نہیں رکھیں گے، بلکہ آلودگی روکنے کی بھی کوشش کریں گے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے کاروباری سرگرمیاں حیاتی ماحول پر اثر انداز ہوں گے، اور ہم فعال طور پر زمین پر موجود تمام زندگی کی تحفظ کے لیے کام کریں گے۔

ہماری ماحولیاتی سرگرمیوں کے سلسلے میں زیادہ تعاون حاصل کرنے کے لیے، ہم اپنے الحاق کمپنیوں اور کاروباری شراکت داروں کو رہنمائی اور تعاون فراہم کرتے ہیں، اور کمیونٹی کے ساتھ تعاون اور ہم آہنگی میں بھی کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بنیادی ماحولیاتی پالیسی کو گروپ کے تمام ڈویژنوں میں تعلیم، تربیت، اور شعور کی مہم کے ذریعے تقسیم کیا جاتا ہے، اور ہم گروپ کے اندر اور باہر دونوں ماحول کے بارے میں بروقت رہائی کی معلومات کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان کے پالیسی ساز اور اس کی اہمیت

پاکستان کی موجودہ حکومت کے پالیسی ساز افراد ماحولیاتی تبدیلی کو مستقبل کے اہم مسئلے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ موجودہ حکومت ماحولیاتی آلودگی کی سنگینی سے آگاہ ہے۔ حکومتی سطح پر اس موضوع کے حوالے سے سنجیدگی کا تاثر پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس حوالے سے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ لیکن حقیقت اس سے قدرے مختلف ہے۔ اب یہ مسئلہ محض ایک ملک کا نہیں بلکہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو آج بھی دنیا کے کئی ممالک کی پالیسیوں پر اثرانداز ہو رہا ہے۔ 2015ء کا پیرس کلائیمیٹ چینج ایگریمنٹ بھی اسی بات کا اظہار تھا۔ دنیا نے اس مسئلہ پر کام شروع

کر دیا ہے۔ یورپی یونین 2030ء تک 55 فیصد آلودگی کم کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ دوسری جانب چین 2060ء اور برطانیہ 2050ء تک صفر آلودگی کا ہدف حاصل کرنے کے لیے پُرعزم ہیں۔ بائیڈن کی زیر قیادت امریکا بھی اس معاہدے میں دوبارہ شامل ہو گیا ہے اور اس سے ان کوششوں کو مزید تقویت ملے گی۔

عالمی سطح پر مالی معاملات بھی اب ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے کیے جانے والے اقدامات سے مشروط ہو گئے ہیں۔ یورپی گرین ڈیل کا مقصد مستقبل میں ہونے والے تجارتی معاہدوں میں **'کاربن کے رساؤ'** کو حل کرنا ہے۔ ماحول دوست پیداوار کسی بھی ملک کی برآمدات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ بھی اس کی تیاری کرے اور اس کا فائدہ اٹھائے ورنہ یہ موقع ہاتھ سے جا سکتا ہے۔ ملک کے مالی معاملات اور تجارتی اور معاشی مسابقت کا دار و مدار ہماری توانائی اور صنعتی پالیسی کے حوالے سے لیے جانے والے فیصلوں اور معاشی اور معاشرتی پالیسیوں میں کاربن کے اخراج کو مد نظر رکھنے پر ہوگا۔

ماحولیاتی آلودگی کم کرنے کیلئے ٹیکنالوجی کی اہمیت

جیسے جیسے دنیا ماحول دوست معیشت کی جانب بڑھ رہی ہے ویسے ویسے ماحول دوست ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری حاصل کرنے کے مواقع بھی بڑھ گئے ہیں۔ پاکستان کو بھی ان مواقعوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ کچھ ایسے فائدے ہیں جو ہم آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اس سال جی سی ایف نے تقریباً 25 کروڑ ڈالر کے منصوبوں کی منظوری دی ہے، جن کے تحت ترقی پذیر ممالک میں ٹیکسٹائل کی صنعت کو مالی امداد دی جائے تاکہ ٹیکسٹائل صنعت پرانی اور زیادہ توانائی استعمال کرنے والی مشینوں کی جگہ نئی اور ماحول دوست مشینوں پر منتقل ہو سکیں۔ اگر پاکستان بھی ایسا ہی کوئی اقدام اٹھائے تو ہم بھی نہ صرف آلودگی کے اخراج کو تقریباً ڈیڑھ کروڑ ٹن کم کر سکتے ہیں بلکہ اشیا کی کم قیمت میں برآمد سے ہمیں مسابقتی فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔

جنگلی حیات کی حفاظت کیلئے اقدامات

ہمارے ماحول کی بقا کے ضامن جنگلی حیات ہے جو ان دنوں خطرے میں ہے۔ پاکستان کی حکومت جنگلی حیات کی حفاظت اور بہتری کے لئے متعدد اقدامات اٹھا رہی ہے۔ جنگلات اور جنگلی حیات کا تحفظ اب ایک عالمی ایجنڈہ بن چکا ہے۔ اب عالمی دنیا ایسے اقدامات اٹھا رہی ہے جس سے اس طرح کے کاروبار کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ جس سے

جنگلات اور جنگلی حیات کو خطرات لاحق نہ ہوں۔اسی طرح کاروبار کرنے کی آسانی میں بھی پاکستان کی درجہ بندی بہتر ہورہی ہے۔اگر حکومت سرمایہ کاری لانے اور نجی شعبہ اس سرمایہ کاری کو درست ٹیکنالوجی اور شراکت داری کی جانب موڑنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو پاکستان ماضی کے کاربن پر مبنی معاشی راستے کے بجائے مستقبل کے ماحول دوست معاشی راستے پر اپنا سفر شروع کر سکتا ہے۔ماحولیاتی تبدیلی کو خارجہ پالیسی کے آلے کے طور پر استعمال کریں پاکستان نے ایک طویل عرصے سے بین الاقوامی پالیسی سازی فورمز میں اپنی شرکت کو بہت محدود رکھا اور ہمیں اس کی قیمت بھی ادا کرنی پڑی ہے اور ہم کثیر الجہتی فیصلہ سازی کے عمل سے باہر ہوتے گئے۔جی سی ایف میں ہماری کارکردگی سے ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ پاکستان بین الاقوامی سطح پر اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔اگر پاکستان خود کو ماحولیاتی تحفظ کے اہم کردار کے طور پر منوالیتا ہے تو اس طرح پاکستان ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے ایک توانا آواز بن جائے گا اور اس آواز کو ترقی یافتہ ممالک میں بھی سنا جائے گا۔ اس طرح ماحولیاتی تحفظ پر اٹھنے والی یہ آواز دیگر سیاسی اور معاشی مسائل کا بھی احاطہ کرنے لگے گی۔

ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کیلئے وزیر اعظم کے ٹھوس اقدامات

پاکستان نے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کیلئے عالمی سطح پر بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں۔انکی خدمات کے اعتراف کے طور پر پاکستان کو 2020ء کے لیے گرین کلائیمیٹ فنڈ (جی سی ایف) بورڈ کا شریک سربراہ بنایا گیا تھا۔جی سی ایف کے پاس 17 ارب ڈالر کے فنڈز ہیں اور یہ ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے ایک اہم عالمی فنڈ ہے۔ان فنڈز کے ذریعے دنیا میں ماحولیاتی تبدیلی کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں اور پاکستان ان کوششوں کی قیادت کر رہا ہے۔چونکہ دنیا کے بڑے ممالک اس فنڈ میں تعاون کرتے ہیں اس وجہ سے ان کے مفادات بورڈ میں رکھے گئے لیکن پاکستان نے کینیڈا کے ساتھ مل کر ان فنڈز کو تیسری دنیا کے 130 سے زیادہ ممالک کے لیے تقسیم کیے ہیں۔

پاکستان تین طرح سے اپنے مستقبل کو سرسبز بنا رہا ہے، جس کا ذکر ورلڈ اکنامک فورم نے اپنی ایک ویڈیو میں کیا۔

1. پاکستان نے کوئلے سے توانائی حاصل کرنے کے تمام منصوبے منسوخ کردیے ہیں۔اس کی جگہ پانی سے بجلی بنانے کے منصوبوں پر کام ہورہا ہے۔ پاکستان 2030ء تک 60 فیصد بجلی قابل تجدید وسائل سے حاصل کرے گا۔

2. درخت لگانے کا عمل شروع کر کے جنگلات کا تحفظ یقینی بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان نے پودوں کی دیکھ بھال سے لے کر جنگلات کی حفاظت تک 85 ہزار سے زائد 'گرین ملازمتیں' پیدا کی ہیں اور 5 ہزار نوجوانوں کو نیچر گارڈین کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔

3. پاکستان گرین اسپیس میں سرمایہ کاری کر رہا ہے اور اب تک 15 نئے نیشنل پارک بنانے میں 180 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کر چکا ہے۔ ویڈیو میں یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستان نے 500 ملین ڈالر کے گرین یورو بانڈ جاری کیے ہیں، جو کہ گرین اسپیس کو مالیاتی ویلیو فراہم کرے گا۔[5]

4. وزیر اعظم عمران خان نے ماحولیاتی بگاڑ کا مقابلہ کرنے اور اسکو نقصان سے بچانے کیلیے بلین ٹری سونامی منصوبے کے تحت دس بلین درخت لگانے کا ہدف بتایا ہے۔ یہ دس بلین درختوں کا ہدف پانچ برس کے لیے ہے۔

5. حکومتی منصوبہ کے مطابق پہلے تین سال میں 3.2 بلین درخت لگائے جائیں گے۔

6. حکام کے مطابق اگلے سال جون تک ایک بلین درخت لگا دیے جائیں گے۔ اس ایک بلین کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے دسمبر تک 20 کروڑ درخت لگائے جائیں گے اور پھر مزید 30 کروڑ درخت جون تک لگا دیے جائیں گے۔

7. وزیر اعظم کے مشیر برائے ماحولیات ملک امین اسلم کے مطابق اس وقت تک پاکستان 50 کروڑ درخت لگا چکا ہے۔

8. واضح رہے کہ ورلڈ بینک نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں پاکستان میں ایسے چھ اضلاع کی نشاندہی بھی کی ہے، جہاں اگر شجر کاری نہ کی گئی تو وہ 2050 تک ریگستان بن جائے گا۔

عالمی سطح پر درخت لگانے کے حکومتی منصوبہ کی پذیرائی۔

حکومت پاکستان ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کیلیے جو اقدامات کر رہی ہے عالمی دنیا مسلسل اسکی توصیف کر رہا ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم کے اجلاس سے خطاب کے دوران وزیر اعظم عمران خان نے جن خیالات کا اظہار کیا تھا ان سے متاثر ہو کر ورلڈ اکنامک فورم نے دنیا بھر میں ایک ٹریلین درخت لگانے کی مہم کا اعلان کر دیا ہے۔

وزیراعظم کے خطاب کو مہم کا حصہ بنایا گیا ہے اور باضابطہ طور پر ایک ویڈیو پیغام جاری کیا ہے جس کے 90 فیصد حصے میں عمران خان کی تقاریر کے حصے شامل کیے گئے ہیں، اسی ویڈیو میں پاکستان کے مختلف مقامات پر شجر کاری مہم کے مناظر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

ورلڈ اکنامک فورم کا کہنا ہے دنیا بھر کو موسمیاتی تبدیلیوں کا سامنا ہے جس سے نمٹنے کیلئے ہمیں دنیا بھر میں 100 ارب درخت لگانا ہوں گے، جیسے پاکستان نے اپنے ملک میں 1 ارب درخت لگائے ہیں اسی طرح باقی دنیا بھی اس منصوبے سے فائدہ حاصل کرے اور اپنے ملکوں میں درختوں کی تعداد کو بڑھائے تاکہ دنیا کے ماحول کو درپیش مسائل سے نمٹا جاسکے۔

یہ ویڈیو پیغام ورلڈ اکنامک فورم کی جانب سے باضابطہ طور پر حکومتِ پاکستان کو بھجوادیا گیا ہے، ورلڈ اکنامک فورم کے اجلاس سے خطاب کے دوران وزیراعظم عمران خان نے کہا تھا کہ بڑی تعداد میں درختوں کی کٹائی سے ملک میں آلودگی بڑھ گئی ہے اور قدرتی حسن میں بھی کافی حد تک ماند پڑ چکا ہے، پاکستان سے پیار کی ایک بڑی وجہ زمین کے اس خطے کی قدرتی خوبصورتی بھی ہے۔[6]

ماحولیات میں پاکستان 10 سال قبل ہدف حاصل کرنے والا ملک

بین الاقوامی ادارے نے ماحولیاتی تبدیلیوں کے خلاف پاکستانی حکومت کے اقدامات کو سراہتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکستان نے دس سال قبل ہی ہدف حاصل کر کے ترقیاتی یافتہ ممالک کو پیچھے چھوڑ دیا۔

سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کیلئے پاکستان نے تیز ترین کاوشوں کی بدولت اقوام متحدہ کا ماحولیاتی ایکشن پلان کا ہدف دس سال قبل ہی پورا کر لیا۔ وزیراعظم عمران خان کی ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف پاکستان کی کوششوں سے متعلق بین الاقوامی ادارے نے ویڈیو بھی جاری کر دی ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر وزیراعظم عمران خان نے ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ 'کلین اینڈ گرین پاکستان کے لیے حکومتی کاوشوں پر فخر ہے'۔

ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے عالمی سطح پر پاکستان کی پذیرائی کا سلسلہ جاری ہے، پاکستان آلودگی اور ماحولیاتی چیلنجز سے بھرپور انداز سے نمٹ رہا ہے۔ آلودگی اور ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف پاکستان کی کوششوں پر عالمی دنیا بھر فخر کر رہی ہے۔ ویڈیو میں ماحولیاتی تبدیلیوں اور چیلنجز سے نمٹنے کیلئے پاکستان کی کوششوں اور اقدامات کو دکھایا گیا ہے۔

حرف آخر

پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جو ماحولیاتی تبدیلیوں کے سامنا کرنے کے اقدامات کی قیادت کر رہے ہیں۔ موجودہ حکومت نے اپنے اقدامات سے یہ ثابت کیا ہے کہ ماحول دوست سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرنے، جنگلات اور جنگلی حیات کے تحفظ کرنے والے ممالک کی صف اول میں شامل ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ عوام میں اس حوالے سے شعور بیدار کرنے کی کوشش بھی کی جائے گی تاکہ ان نقصانات سے محفوظ رہا جاسکے جو ماحولیاتی تبدیلیوں کی صورت میں وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔[7]

حوالہ جات وحواشی

[1] پاکستان کو شدید ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے، شاہ عالم بودلہ، ہم سب، 21 دسمبر 2019ء

[2] ماحولیاتی تحفظ کا قانون 1997ء، ماحول، معاشرہ اور پائیدار ترقی، ص 195، پالیسی انسٹیٹوٹ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) اسلام آباد۔

[3] تحفظ ماحول کی کوششیں اور پاکستان کے لیے مواقع، کشمانہ کاکاخیل، ڈان اخبار، 1 فروری، 2021ء

[4] "گلوبل وارمنگ" اور اقوام عالم، محبوب حسین، جہانگیر ورلڈ ٹائمز شمارہ جون 2021ء، ص 80

[5] دنیا کو اس وقت کن ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے، عمیر حسین، جنگ اخبار، 25 جولائی، 2021ء

[6] کلین اینڈ گرین پاکستان مہم، محمود خان، روزنامہ نوائے وقت، 13 اگست، 2020ء

[7] https://www.whitehouse.gov/briefing-room/presidential-actions/2021/01/27/executive-order-on-tackling-the-climate-crisis-at-home-and-abroad /